کتاب نما

مولانا مودودیؒ کے خطوط : مرتبہ : سیّد امین الحسن رضوی۔ ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی۔ صفحات ۱۰۲۔ قیمت ۱۰ روپے۔

اس وقت تک خطوطِ مودودیؒ کے چھوٹے بڑے آٹھ مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ مجلّہ "تذکرہ سیّد مودودیؒ" میں بھی ایک سو سے اوپر خط شامل ہیں۔ اس کے باوجود مختلف اصحاب کے پاس مولانا مرحوم کے غیر مطبوعہ خطوط بڑی تعداد میں موجود ہیں' اور رسائل میں بھی ان کی اتنی مقدار شائع ہو چکی ہے کہ انھیں مدون کرنے سے تو کئی مجموعے تیار ہو سکتے ہیں۔ (ترتیب و تدوین کا کچھ کام ہو بھی رہا ہے)۔

ہفت روزہ *Radiance* دہلی کے سابق مدیر سید امین الحسن رضوی کے نام ۱۹ مکاتیب کا زیر نظر مجموعہ اس سلسلے کی تازہ ترین کڑی ہے۔ "عرضِ حال" کے تحت چالیس صفحات میں انھوں نے مولاناؒ سے اپنے تعلقات' متعدد ملاقاتوں اور ان میں ہونے والی دلچسپ اور پر مغز گفتگوؤں کی روداد بیان کی ہے۔ یہ ایک طرح کی آپ بیتی ہے جس میں مصنف کے اپنے احوال و اسفار کے ساتھ (جس کی حیثیت پس منظر کی ہے) مولانا مودودیؒ کی دل نواز و دل کش شخصیت کی جھلکیاں موجود ہیں۔

رضوی صاحب کے مطابق بیشتر خط مختصر اور مولاناؒ کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہیں۔ (۱۹۵۲ کا خط ملک غلام علی صاحب کا تحریر کردہ ہے)۔ ان میں "تفہیم القرآن" کے ترجمے' انسانی کمزوریوں' عورت کی حکمرانی' حروفِ مقطعات اور بریلویت جیسے اہم موضوعات پر اظہارِ خیال ملتا ہے۔ دو تین مثالیں' جن سے مولانا مرحوم کے مخصوص اسلوب' ان کی حکیمانہ بصیرت اور انسانی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے :

میں ایک انسان ہوں' اور انسان ہر وقت معیاری کام کرنے پر قادر نہیں ہوتا۔ اس کو

دوستوں اور خیر خواہوں کی مدد درکار ہوتی ہے کہ وہ معیار سے گرے تو وہ اسے متنبہ کر دیا کریں۔

○

آپ اطمینان رکھیں کہ سرِدست تو ہم برسرِاقتدار نہیں آرہے ہیں لیکن اگر کبھی برسرِاقتدار آگئے تو ریڈیو سے صرف ان پروگراموں کو خارج کریں گے جو دین و اخلاق کے منافی ہیں۔ کرکٹ کمنٹری اس تعریف میں نہیں آتی۔

○

(۱۹۷۰ کے انتخابات سے تقریباً ۲۰ دن پہلے) آخری تنبیہہ کے طور پر' میں نے اسلام کے ان نام نہاد حامیوں کو' جنھوں نے مل کر جماعتِ اسلامی کو اپنا اصل ہدف بنا لیا تھا' خبردار کیا تھا کہ آپ جس حصار کو توڑنے پر اپنا سارا زور صرف کر رہے ہیں' یہ اگر ٹوٹ گیا تو الحاد و بے دینی' اشتراکیت اور صوبائی و لسانی تعصبات کے جو طوفان پاکستان کو تباہ کرنے کے لیے اٹھ رہے ہیں ان کو روکنا آپ میں سے کسی کے بس کا روگ نہ ہو گا' اور آخر میں آپ سب کو پچھتانا ہو گا۔

○

مولانا جلال الدین عمریؒ نے "پیش لفظ" میں مولاناؒ کے ان خطوط کو بجا طور پر "بے ساختگی و برجستگی کا بہترین نمونہ" قرار دیا ہے۔ "ان سے مولانا کا اخلاق' ان کا انکسار اور خاکساری' سیاسی بصیرت' جرات و ہمت اور پامردی اور استقامت' غرض ان کی زندگی کے بہت سے گوشے سامنے آتے ہیں"۔

رضوی صاحب نے اپنی زندگی کے اس "سب سے بڑے سرمایے" کو جس عقیدت و محبت اور سلیقے کے ساتھ مدون کر کے پیش کیا ہے' اس کا تقاضا تھا اور مکتوب نگار کی شخصیت اور ان مکاتیب کی تاریخی اہمیت کے پیش نظر بھی ان کے عکس شامل کتاب کرنا بہت مناسب' بلکہ ضروری تھا۔ اس سے مجموعے کی اہمیت دو چند ہو جاتی۔ موجودہ صورت میں یہ کمی بری طرح کھٹکتی ہے۔ امید ہے مرتب و ناشر اشاعتِ دوم میں اس کی تلافی کر دیں گے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

اسلام ؟ : از شیخ علی طنطاوی' ترجمہ : سید شبیر احمد۔ ناشر: قرآن آسان تحریک ۱۳' اے ۲۔ ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ لاہور ۱۸۔ صفحات ۳۲۰۔ قیمت ۳۰ روپے۔

معروف عرب دانش ور اور عالم شیخ علی طنطاوی کی مقبول عام کتاب "تعریف عام بدین الاسلام" کا ترجمہ' قرآن آسان تحریک کے ناظم سید شبیر احمد نے "اسلام ؟" کے نام سے شائع کیا ہے۔ مترجم کے خیال میں یہ کتاب ایک "تخلیقی کارنامہ" ہے جس میں شیخ طنطاوی نے موجودہ دور کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے آسان اور سادہ زبان میں مکمل اسلام پیش کرنے کی سعی کی

ہے تاکہ :" ایک عام آدمی ایک ہی کتاب پڑھ کر کم از کم وقت میں اسلام کے بنیادی امور اور ضروریات دین سے واقف ہو جائے' اور اسلام کے مطابق زندگی بسر کرنے کے قابل ہو سکے"۔ سید صاحب مزید بتاتے ہیں کہ مصنف نے دین اسلام کے بارے میں عام انداز گفتگو سے ہٹ کر موجودہ دور کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہر مسئلے کو عقل و درایت اور شعور و حکمت کے توسط سے پیش کیا ہے' اور جدید سائنسی انکشافات کے ذریعے دین فطرت کو برحق ثابت کیا ہے۔

عقائد و ایمانیات اسلام سے بحث کرنے والی اس کتاب کا اسلوب بھی جداگانہ ہے۔ مصنف نے اپنی بات کو عمومی انداز کے بجائے بانداز دگر کہنے کی کوشش کی ہے۔ انھوں نے روزمرہ زندگی کے مشاہدات و واقعات سے مثالیں دینے کے ساتھ ساتھ متعدد فلسفیوں اور مفکروں (ڈیکارٹ' کانٹ' امام غزالی وغیرہ) کے حوالے بھی دیے ہیں' تاہم ان کے ہاں سب سے بڑا حوالہ قرآن حکیم کا ہے --- شیخ علی طنطاوی کی ہر بات اور ہر نکتے کے پس منظر میں کلام پاک اور اس کے ساتھ علوم اسلامیہ' نیز جدید مغربی علوم خصوصاً" فلسفہ و منطق اور نفسیات کا گہرا مطالعہ جھلکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں بات کہنے کا سلیقہ دیا ہے اور وہ اپنا مفہوم عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ قاری تک موثر اور دل نشین انداز میں پہنچاتے اور اپنی بات کو قائل کر دینے والی مثالوں کی مدد سے واضح کرتے ہیں --- مثلاً : ایک جگہ اسلام اور مسلمان کے تعلق کو کس حسن و خوبی' اختصار و اجمال اور سادگی سے بیان کیا ہے :

> اسلام ہر وقت مسلمان کے ساتھ رہتا ہے' اور اسے بتاتا رہتا ہے کہ کیا چیز اس کے لیے مباح ہے اور کون سی حرام ہے۔ مسلمان خواہ تنہا ہو یا اپنے اہل خانہ کے ساتھ' تجارت کر رہا ہو یا کوئی اور کام' اسلام اس کا رہبر و رہنما ہے۔

شیخ علی طنطاوی نے اس کتاب کی تحریر و تالیف کی کہانی بیان کرتے ہوئے بتایا ہے کہ میری چالیس کتابیں چھپ چکی ہیں جن کی ضخامت گیارہ ہزار صفحات سے زائد ہے لیکن میں اس بات پر بخوشی تیار ہوں کہ اپنے اس تمام علمی سرمائے سے دست بردار ہو جاؤں اور اللہ تعالیٰ اس کے بدلے مجھے اس کتاب کو مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (خیال رہے کہ موجودہ کتاب مصنف کی موعودہ کتاب کا صرف ایک حصہ ہے)۔ اس سے خود مصنف کی نظر میں کتاب کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

سید شبیر احمد صاحب عربی زبان کے عالم ہیں۔ انھوں نے ترجمہ اس عمدگی اور مہارت سے کیا ہے کہ ترجمے پر اصل کا گمان ہوتا ہے۔ ایک مثال دیکھیے :

دوسرا راستہ ایک ہموار گزرگاہ ہے جس پر پھل دار درخت اور شگوفے سایہ فگن ہیں۔ دونوں جانب ہر قسم کی تفریحات جنت نگاہ اور فردوس گوش ہیں' جن کی وجہ سے دل کھنچا چلا جا رہا ہے لیکن راستے کے سرے پر ایک انتباہ آویزاں ہے کہ یہ راستہ انتہائی خطرناک اور مہلک ہے اور اس کے آخر میں ایک ایسا نشیب ہے' جس میں یقینی موت آپ کی منتظر ہے۔

ہمارے خیال میں زیرِ نظر کتاب کی اشاعت اردو کے دینی' اسلامی اور تبلیغی لٹریچر میں ایک مفید اضافہ ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

صحت و مرض اور اسلامی تعلیمات : از سید جلال الدین عمری۔ ناشر: ادارہ تحقیق و تصنیف اسلامی' پان والی کوٹھی' دودھ پور' علی گڑھ۔ صفحات ۳۷۶۔ قیمت ۷۰ روپے۔

طب نبویؐ پر روایتی کتب سے مختلف اس کتاب میں صحت اور مرض کا وسیع تصور لے کر متعلقہ مسائل پر اسلامی تعلیمات دل نشین پیرائے میں بیان کی گئی ہیں۔ سید جلال الدین عمری کی یہ تحقیقی کاوش اپنے موضوع پر ایک منفرد پیش کش ہے جس میں آغاز میں جدید دنیا کے مسائل صحت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور پھر طہارت و نظافت' غذا' کھانے پینے کے آداب' ورزشیں' تفریحات اور مرض کے حوالے سے علاج کی شرعی حیثیت' خودکشی اور قطع حیات کی بحث' علاج میں محرمات کا استعمال' احکام میں مرض کی رعایت اور عیادت وغیرہ پر قرآن و حدیث اور اسلامی روایات کی روشنی میں بحث کی گئی ہے۔ مصنف کے خیال میں بنیادی بات تو یہ ہے کہ اسلام جسم کے تقاضوں کو نظرانداز نہیں کرتا اور اس نے انسان کی روحانی ترقی کے ساتھ اس کی جسمانی صحت کو بھی مناسب اہمیت دی ہے۔ عمری صاحب کی اس بات سے شاید ہی کسی کو اختلاف ہو کہ : "سوچنے سمجھنے کا زاویہ درست ہو تو جسمانی صحت و توانائی روحانی ترقی میں معاون ہوتی ہے اور باطن کے جلا میں اس سے مدد ملتی ہے"۔

اگرچہ یہ کتاب عام مطالعے کے لیے ہے اور اس اعتبار سے اپنے موضوع پر معلومات افزا اور دلچسپ ہے' تاہم مسلمان ڈاکٹروں اور طبیبوں کے لیے اس کی حیثیت خصوصی رہنما کی ہے۔ ہمارے ملک میں نصابات کی اسلامی تشکیل کے ضمن میں یہ گفتگو رہی ہے کہ ایم بی بی ایس وغیرہ کے لیے اسلامیات کا نصاب' روایتی انداز کے بجائے طلبہ کی پیشہ ورانہ ضروریات کے لحاظ سے مرتب کیا جانا چاہیے۔ تبصرہ نگار کی نظر میں یہ کتاب اس طرح کی ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ (م - س)

بوسنیا کے مسلمان : از عبداللہ اسماچ' ترجمہ : اشفاق حسین۔ ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز' نصر چیمبرز' بلاک ۱۹' مرکز ایف سیون' اسلام آباد۔ صفحات ۱۹۴۔ قیمت ۶۰ روپے۔

یورپ کے خطہ بلقان میں مسلمان' صدیوں سے اپنی اجتماعی بقا و نشوونما کے لیے' غیر مسلموں اور بعض حکومتوں سے مسلسل نبرد آزما رہے ہیں۔ اس حوالے سے زیر نظر کتاب ایک طویل کشمکش' آزمایش اور صلیبیوں سے سخت جان مسلمانوں کی آویزش کی داستان ہے۔

دراصل یہ بوسنیا کے مسلمان سکالر اسماچ کی تحقیقی رپورٹ ہے جس میں یوگو سلاویہ کے خاتمے اور بلقانی مسلمانوں خصوصاً" بوسنیا کے مسئلے کے حقیقی پس منظر' مختلف اندرونی و بیرونی طاقتوں کے کردار' ان سے وابستہ مفادات اور خطے میں مسلمانوں کے ماضی' حال اور مستقبل سے متعلق مصدقہ ذرائع سے مہیا کردہ معلومات پیش کی گئی ہیں۔ مسئلہ بوسنیا کو کسی بھی پہلو سے لیجئے اور گفتگو کا سرا کہیں سے بھی پکڑیے' بڑی طاقتیں اور ایک حد تک خود اقوام متحدہ' بوسنیائی مسلمانوں کے خاتمے کے لیے سربیائی سازشوں اور کوششوں میں ایک فریق بنی نظر آتی ہے ---

جناب اسماچ نے ضروری اعداد و شمار' گوشواروں اور دستاویزی حقائق کی روشنی میں صورت حال واضح کر دی ہے۔ مزید برآں کتاب میں متعدد نقشوں کی مدد سے مختلف خطوں اور علاقوں کا سیاسی و جغرافیائی محل وقوع بھی دکھایا گیا ہے۔ بعض ادارے اور بڑی طاقتیں نام نہاد امن منصوبے اور تجاویز پیش کرتی رہی ہیں' مصنف نے ان پر بھی بحث کی ہے ۔ اسماچ کا خیال بہت صائب ہے کہ بوسنیا کے مسئلے پر مغرب کے رویے کو صلیبی جنگوں کے حوالے سے دیکھنا چاہیے۔

کتاب کے آخر میں جون ۹۲ سے مئی ۹۳ تک بوسنیا کے بحران کا تاریخ وار خلاصہ (توقیت نامہ) دیا گیا ہے۔ ایک دوسرے ضمیمے سے یہ پتا چلتا ہے کہ آغاز جنگ سے ۱۰ ستمبر ۹۲ تک بوسنیا کی ۱۷۰۰ میں سے ۵۶۲ مساجد اور ۹۵۰ میں سے ۱۵۰ مدارس تباہ کیے جا چکے تھے۔ بیشتر مساجد اور مدارس کی حیثیت تاریخی تھی اور ان میں سیکڑوں نایاب اور قیمتی مخطوطات پر مشتمل متعدد کتب خانے بھی قائم تھے۔ انھیں باقاعدہ منصوبے کے تحت آگ لگا کر یا بمباری کر کے یا بارود لگا کر شہید اور مسمار کیا گیا۔ اس تفصیل سے علوم و فنون اور تہذیبی و ثقافتی ورثوں سے یورپ اور مسیحیوں کی دلچسپی ' اس باب میں ان کی "بے تعصبی اور وسیع الظرفی" کی حقیقت سامنے آتی ہے۔

بوسنیا کے مسئلے کو اس کے تاریخی پس منظر کے ساتھ سمجھنے کے لیے اس تحقیقی اور کارآمد رپورٹ کی حیثیت ایک چشم کشا آئینے کی ہے! (رفیع الدین ہاشمی)

تصریحات: از سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ۔ مرتبہ سلیم منصور خالد۔ ناشر: البدر پبلی کیشنز' اردو بازار لاہور۔ طبع ششم ۱۹۹۲ (اضافوں کے ساتھ)۔ صفحات ۵۳۸۔ قیمت ۹۰ روپے۔

سید مودودیؒ' اسلامی جمعیت طلبہ کے خاص مربی تھے۔ انھوں نے جمعیت کے چھوٹے بڑے اجتماعات میں وقتاً فوقتاً بیسیوں بین الاقوامی' سیاسی' معاشی' تعلیمی' معاشرتی اور تنظیمی امور و مسائل پر طلبہ سے خطاب کیا اور ان کے سوالوں کے جواب دیے جو عملی میدان میں کام کرنے والوں کے لیے بصیرت اور رہنمائی کا بے بہا خزینہ ہیں۔ سلیم منصور خالد نے سید مرحوم کی زندگی ہی میں ان کی تقریروں اور گفتگوؤں پر مشتمل زیر نظر مجموعہ مرتب کر کے شائع کیا تھا۔ اب اس کے نئے ایڈیشن میں کچھ نیا لوازمہ شامل کیا گیا ہے۔ "تصریحات" کا موضوعاتی تنوع قاری کے لیے دلچسپی کا باعث ہے اور نئی نسل کی رہنمائی کے لیے یہ ایک مفید اور موثر کتاب ہے۔ اس میں شامل مفصل اشاریے نے کتاب کی اہمیت کو دو چند کر دیا ہے۔

(رفیع الدین ہاشمی)

سارا جہاں ہمارا: از سلیم فاروقی۔ ناشر: اسمٰعیل میرٹھی اکیڈمی' محمدی کالونی ۸ - سی فیڈرل بی ایریا کراچی۔ صفحات ۱۴۲۔ قیمت ۶۰ روپے۔

بچوں کے لیے لکھنے کے رجحان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کی ایک علامت اسکول کے بچوں کے لیے سلیم فاروقی کے یہ سات ڈرامے ہیں جو اسلامی تاریخ کے اہم واقعات و شخصیات' مثلاً: محمد بن قاسم' صلاح الدین ایوبی' ٹیپو سلطان وغیرہ پر اس طرز پر لکھے گئے ہیں کہ انھیں اسکولوں میں اسٹیج بھی کیا جا سکے۔ ان ڈراموں کا مواد مستند اور تاریخی پس منظر حقیقی ہے اور کردار تاریخ کے مطابق ہیں۔

یہ ڈرامے جذبہ ایمانی کی آبیاری کرنے والے ہیں۔ مسلمان آج جس دور سے گزر رہے ہیں اس میں ضرورت ہے کہ ان کی نئی نسل کے جذبات کی تہذیب اس طرح کے ڈراموں سے ہو۔ سلیم فاروقی اس سے قبل بچوں کے لیے نظموں کے دو مجموعے بھی شائع کر چکے ہیں۔ (م - س)